

عظیم مسلمان جغرافیہ دان

الادریسی

ملک محمد فیروز فاروقی

ادریسی کا شمار صف اول کے مسلمان جغرافیہ دانوں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے ۱۱ویں صدی عیسوی میں دیکر مسلمان جغرافیہ دانوں کی طبع اس میدان میں لازوال علمی و تحقیقی خدمات انجام دیں۔ ان کا خصوصی موضوع خطی جغرافیہ اور اس کا بیانیہ مطالعہ تھا۔ عباسی خلافت اور اسپین کی اسلامی حکومت کے دور کی جس وسیع علمی و ثقافتی ترقی نے مسلمانوں کو علم جغرافیہ میں ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز کر دیا تھا۔ اسی کے آثار ہمیں قرون وسطیٰ (۔۔۔ تا ۱۵۰۰ء) کی فکری نشوونما کی شاندار تاریخ میں نظر آتے ہیں۔ قرون وسطیٰ میں مسلمان علمائے جغرافیہ نے جغرافیائی سائنس میں ایسی معلومات جمع کیں جن سے یورپ کے علماء صدیوں تک راہنمائی حاصل کرتے رہے۔

دور حاضر کے یورپی محققین اس پر مصر ہیں کہ قرون وسطیٰ کے مسلمان جغرافیہ دانوں کی علمی تحقیقات نے یورپ پر کوئی گہرا اثر مرتب نہیں کیا تھا۔ اور جغرافیائی علوم کی موجودہ شاندار ترقی صرف یورپ کے علمائے جغرافیہ کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ ولیم، ڈی، تھارنبری (۱) اپنے اس اعتراف کے باوجود کہ ”رسمۃ الکبریٰ کے زوال کے بعد جب مغرب میں تاریکی اور جہالت کا دور دورہ تھا۔ عرب میں علمی تحقیقات جاری تھیں اور مسلم جغرافیہ دان پہاڑوں کی تخلیق، ان کی درجہ بندی اور طبعی و میکانیکی عمل شکست و ریخت کی

(۱) ولیم، ڈی، تھارنبری، انڈیانا یونیورسٹی (ریاست ہائے متحدہ امریکہ) کے شعبہ ارضیات میں پروفیسر ہیں۔

سست رفتاری ایسے اہم جغرافیائی موضوعات پر جدید نظریات کا اظہار کر رہے تھے،، لکھتے ہیں کہ ”مسلمان جغرافیہ دانوں کی ان تحقیقات نے یورپ پر کوئی اثر مرتب نہ کیا تھا،، (۲)

اس علمی تعصب اور فکری کردار کشی کے پس منظر میں جو جذبہ کار فرما ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ یورپی علماء، مسلمانوں کی علمی ترقی کی تاریخ ایک ایسے انداز میں مرتب کریں جو مسلمانوں کو قائل کر سکے کہ ان کے اسلاف قتل و غارت اور لوٹ مار کے سوا کچھ نہ جانتے تھے۔ علم و تحقیق سے بھلا ان کا کیا واسطہ؟ اس تعصب کے جواب کے لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم مسلمانوں کے علمی و ثقافتی ورثہ پر تحقیقی کام کریں اور اسے صحیح صورت میں پورے علمی زور کے ساتھ دنیا کے سامنے رکھیں اور اس پر مزید اضافہ کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔

ابو عبد اللہ محمد بن محمد الادریسی ۱۱۰۰ھ (۱۱۹۳ء) میں شمالی افریقہ میں ’سینا، (سبتہ) (۳) کے مقام پر پیدا ہوئے۔ یہ وہ دور ہے جب مسلمانوں کا سیاسی اقتدار رویہ زوال تھا۔ اور اسپین کی حکومت کی مرکزیت ختم ہو چکی تھی۔ انہوں نے قرطبہ (۴) میں تعلیم حاصل کی اور دنیا کی عظیم ترین یونیورسٹی ’جامعہ قرطبہ، (۵) سے سند فراغت حاصل کی۔ اور شمالی افریقہ کا جغرافیائی مطالعہ کرنے کے لئے سفر اختیار کیا۔ ادریسی سے قبل المہلبی (۶۸۵ء)

W. D. Thornbury, Principles of Geomorphology, Toppen Company, (۲) Ltd. (Tokyo-Japan) 1969. Page 4.

(۲) Ceuta، مراکش کے شمال مغربی کونے میں تقریباً ۶ درجے طول بلد غربی پر واقع ہے۔ عربی تلفظ ’سبتہ‘ ہے۔

(۳) قرطبہ (Cordova) جنوبی اسپین میں دریائے گالکی الکوبر کے کنارے طول بلد ۵ درجے پر واقع ہے۔ قرون وسطیٰ میں اسلامی تہذیب و ثقافت کا مرکز رہا ہے۔

(۴) جامعہ قرطبہ، قرون وسطیٰ میں علم و عرفان کا عظیم منبع اور شاندار مرکز، اس کی بنیاد عبدالرحمن سوم (۹۶۲-۹۶۳ء) نے رکھی تھی۔ موجودہ اسپین کی اسکوڑاں لائبریری ’اسی یونیورسٹی کی باتیات میں ہے۔

المزینی الاندلسی (۱۰۸۰ تا ۱۱۶۹ء) اور الجیرونی (۹۷۲ تا ۱۰۰۲ء) نے شمالی افریقہ کے خطی جغرافیہ پر مفید کتابیں لکھی تھیں۔ جن میں سے المہلبی کی کتاب، جغرافیہ سوڈان، کو اس موضوع پر سب سے پہلی اور قدیم کتاب قرار دیا گیا ہے (۶) ادریسی کو سسلی (۷) کے بادشاہ راجر دوم (۱۱۰۰-۱۱۰۴ء) نے ۱۱۳۹ء میں دنیا کے معلوم علاقوں کا خطی جغرافیہ لکھنے پر مامور کیا۔ یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ قرون وسطیٰ میں علم جغرافیہ میں مسلمانوں کی صلاحیت اور فکری قابلیت کو تسلیم کیا جاتا تھا۔

ادریسی نے وادی نیل (نہر) اور سوڈان کے علاوہ براعظم افریقہ کے مغربی علاقوں کا بھی مطالعاتی سفر کیا۔ اور اس پورے علاقے کے طبعی خدوخال اور نباتات و حیوانات کی جغرافیائی تقسیم پر سواد جمع کیا۔ اس وقت کی دستیاب معلومات کے مطابق اس براعظم کی حدود اس قدر وسیع نہ تھیں جس قدر آج معلوم ہو چکی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ادریسی کا مطالعاتی سفر صرف شمالی علاقوں تک محدود رہا۔ ازاں بعد انہوں نے ایشیائے کوچک کا سفر اختیار کیا۔ اس مطالعاتی سفر کے دوران جمع ہونے والے سواد کے علاوہ ادریسی نے المہلبی، المزینی الاندلسی، البیرونی، پوتامی، المسعودی (۸) اور ابن حوقل (۹) کی تحقیقات کا مطالعہ بھی کیا۔ ۱۰ برس کی مسلسل محنت و کاوش کے بعد جغرافیہ عالم (world Geography) پر ایک کتاب لکھی جس کا نام "نزهت المشتاق فی اختراق الافاق" رکھا (۱۰) یہ کتاب تین سو برس تک یورپ کی درسگاہوں

(۶) Siddiqui, Nafis Ahmad, Muslim Contribution to Geography (Lahore) 1965 Page 36.

(۷) سسلی (عربی نام صقلیہ) بحیرہ روم کا ایک جزیرہ جو اٹلی کے جنوب میں طول بلد ۱۰ درجے مشرقی پر واقع ہے۔

(۸) المسعودی، ابو الحسن علی ابن الحسین (وفات ۹۰۶ء) مولف مروج الذهب و معادن الجواهر، علم زلزلات اور ارضیات (Geology) کا عظیم النظیر فاضل۔

(۹) ابن حوقل، ابو القاسم محمد (وفات ۹۸۰ء) نقشہ کشی کے فن میں ماہر تھے۔

(۱۰) عام طور پر یہی نام مشہور ہے۔ البتہ پطرس بیتانی نے فی اختراق الافاق کی جگہ فی اخبار الافاق لکھا ہے (دائرة المعارف (بیروت) ۱۸۷۶ء) ۲-۶۷۳

کے لہجہ میں شامل رہی اور علمائے یورپ اس کی تقلید کرتے رہے۔ (۱۱)
اس ناقابل تردید تاریخی واقعہ کی روشنی میں ہم ولیم ڈی تھارن بری اور دوسرے
یورپی علماء کے اس بیان کی حقیقت کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ قرون وسطیٰ
میں مسلمان جغرافیہ دانوں کی علمی تحقیقات نے یورپ میں ہونے والے تحقیقی
کام پر کوئی اثر مرتب نہیں کیا تھا۔

اس مقالہ کا دامن اسقدر وسیع نہیں ہے کہ ادریسی کے تحقیقی کام اور
اس کی جغرافیائی تخلیقات کا تفصیلی جائزہ لیا جائے (۱۲) اور علم جغرافیہ کے
علاقہ دیگر علوم (مثلاً طب اور ہیئت وغیرہ) میں ان کی خدمات بیان کی جائیں۔
تاہم اختصار کے ساتھ تجزیاتی بحث کی جاتی ہے۔

ادریسی نے قدیم یونانی جغرافیہ دانوں (۱۳) کے مطابق دنیا کے معلوم
علاقوں کو خط اعتواء سے شروع کرتے ہوئے آب و ہوا کے علاقائی اختلافات
کی بنا پر دنیا کو سات خطوں میں اور پھر ہر خطہ کو مزید ۱۰ حصوں میں
تقسیم کیا۔ خطوں کی تشکیل کا تصور یونانی جغرافیہ دانوں سے ضرور لیا گیا
تھا۔ تاہم اس میں انہوں نے متعدد ترامیم کیں، مفید اضافے کئے اور اس کی
کئی ایک خامیوں کی اصلاح کی (۱۴) اس امر کی نشاندہی ادریسی کے تیار کردہ
ان تفصیلی نقشوں سے ہوتی ہے جو انہوں نے کتاب کی مساحتی وضاحت کے

(۱۱) موسیٰ بن، تمدن عرب (ترجمہ سید علی ہکمرانی) ۱۸۹۸ء، صفحہ ۴۳۲۔

(۱۲) Schoy. C, 'Geography of the Muslims in Middle ages' American Geographical Review, Vol. XIV, 1924.

S. Maqbool Ahmad, 'India and the neighbouring teritories in the book of Idrisi, Translation and commentary (Leiden) 1960.

(۱۳) مثلاً بطلمیوس، جغرافیہ بطلمیوس (لاطینی) ۱۶۱۸ء (پرس) - اور سترابو، جغرافیہ سترابو (انگریزی)
ایچ، ایل، جولز، (لندن) ۱۹۶۹ء۔

(۱۴) آرنلڈ، تھامس اور الفرڈ گیم، تہذبات اسلام (ترجمہ عبدالحمید سالک) لاہور - ۱۹۶۰ء ص ۱۱۵،

لئے بنائے تھے۔ ادریسی نے آب و ہوا کے ان سطحوں کی باقاعدہ درجہ بندی کی اور ان پر مغرب سے مشرق کی طرف نمبر بھی لگائے۔

ادریسی نے اس کتاب میں شمالی افریقہ، اسپین، ایشیائے کوچک اور بعض دیگر علاقوں کے مکمل جغرافیائی حالات و کوائف مثلاً طبعی و ارضیاتی، اشکال و خدو خال، آبادی کی ترکیب و تقسیم، آب و ہوا، دریاؤں کے نظام اور دریاؤں کے پانی حاصل کرنے کے منبع جات اور لوگوں کے معاشی و معاشرتی حالات وغیرہ درج کئے۔ جنوبی روس کے کاکیشیائی علاقوں کے جغرافیائی حالات اور یاجوج ماجوج (۱۰) سے متعلق معلومات کو درج کیا۔ السائیکلوپیڈیا برٹانیکا کا مقالہ نگار لکھتا ہے کہ (۱۶) ”ادریسی نے نزہۃ المشتاق میں یاجوج ماجوج کے بارے میں افسانوی نوعیت کی معلومات دی ہیں، لیکن اس بیان کو تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ ادریسی نے کاکیشیا (۱۷) اور اور آس پاس کے علاقوں کا خود سفر کیا تھا۔ وہاں کے طبعی خدو خال کو بچشم خود دیکھا تھا اور جنوبی روس کے باشندوں یاجوج ماجوج کے معاشرتی حالات اور آبادی کی تقسیم کا مطالعہ کیا تھا۔ نیز ان کے سامنے قرآن پاک کی یاجوج ماجوج سے متعلق تصریحات بھی موجود تھیں (۱۸) ان کے ہونے ہوئے افسانوی باتوں کے لکھنے کا ’افسانہ‘ سمجھ میں نہیں آسکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے بیانات کا مقصد ادریسی کے تحقیقی کام کی قدر و قیمت کو کم کرنا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ علی تعصب کے پس منظر میں کی جانے والی تنقید انصاف پر مبنی نہیں ہو سکتی۔

(۱۰) جنوبی روس کے سیتھین قبائل کا نام ہے۔

Encyclopaedia Britanica, vol 11, Page 1067 (USA), 1970. (۱۶)

(۱۷) کوہ ہائے کاکیشیا، بحیرہ اسود اور بحیرہ خزر کے درمیان کا پہاڑی سلسلہ، جس کا ذکر قرآن پاک

نے یاجوج ماجوج اور حضرت ذوالقرنین کے حالات میں کیا ہے (القرآن الکریم، سورہ کہف: ۹۳)

(۱۸) القرآن الکریم، سورہ کہف، آیات ۹۴ تا ۹۸، سورۃ الانبیاء آیات ۹۵ تا ۹۷۔

لڑتے المشتاق میں اداریسی نے جغرافیائوس میں واقع جزائر کنیری (۱۹) ازباز (۲۰) اور میلڈیا (۲۱) کے حالات پہلی مرتبہ بیان کئے۔ اس سے پہلے انہ جزائر کے بارے میں دنیا کو کچھ معلوم نہ تھا۔ اداریسی کی فراہم کردہ معلومات نے بحر اوقیانوس کے تفصیلی بحری مطالعے کی راہ ہموار کی۔ اس کے علاوہ انہوں نے دریائے نیل، دریائے نائیجر (نیل اصغر) اور سوڈان کے بارے میں ایسی جغرافیائی معلومات فراہم کیں جن کی صحت آج تک شک و شبہ سے بالا ہے۔ اس امر کا اعتراف عصر حاضر کے ایک پوری جغرافیہ دان نے بھی کیا ہے۔ (۲۲)

کتاب کے متن کی وضاحت کے لئے اداریسی نے ۵۰ نقشے بنائے۔ ایک کتاب کے لئے نقشوں کی اتنی بڑی تعداد، عرب نقشہ کشی کی پوری تاریخ میں ایک ریکارڈ کی حیثیت رکھتی ہے۔ (۲۳) ان میں سے ایک نقشے میں براعظم افریقہ کا شمالی حصہ، ایشیا اور یورپ کا علاقہ دکھایا گیا ہے۔ نقشہ میں ان علاقوں کے دریائی نظاموں (River Patterns) اور پانی حاصل کرنے کے مقامات (Catchment Areas) کو بڑی وضاحت کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں بڑے بڑے پہاڑی سلسلے بھی دکھائے گئے ہیں۔ نقشہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرون وسطیٰ میں دستیاب جغرافیائی معلومات کے مطابق براعظم افریقہ کو مشرقی سمت میں بہت زیادہ وسیع خیال کیا جاتا تھا۔

گنشتہ صفحات میں بیان کیا جا چکا ہے کہ یہ کتاب یورپ کی درس گاہوں

(۱۹) بر اعظم افریقہ کے مغربی ساحل کے قریب، بحر اوقیانوس میں عرض بلد ۲۰ اور ۳۰ درجے

شمال کے درمیان واقع ہیں۔

(۲۰) عرض بلد نصف و ۳۰ درجے شمالی پر واقع چند جزائر کا مجموعہ۔

(۲۱) جزائر کنیری کے شمال میں عرض بلد ۳۲ درجے شمال (تقریباً) پر واقع ہے۔

Kimble, Geography in the Middle ages (Methuen-USA) 1939. Page 59. (۲۲)

Encyclopaedia of Islam, Edited by B. Lewis, CH. Pellat and J. Schaeht, vol. II (Leiden-London), 1965. (Article by S. M. Ahmed) (۲۳)

میں ۳۰۰ سال تک شامل نصاب رہی۔ یورپ کے علمائے جغرافیہ نے اس وقت اس کتاب سے استفادہ کیا جب پورا یورپ جہالت کی انتہا گہرائیوں میں غرق تھا۔ اس دور کو علمی ترقی کے لئے عموماً اور علم جغرافیہ کی تاریخ میں خصوصاً تاریک دور کہا جاتا ہے۔ جو رومۃ الکبریٰ کے عبرت انگیز انجام سے قبل ہی شروع ہو چکا تھا۔ عصر حاضر کا محقق مورخ اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ مسیحیت کے مذہبی نظام کے عروج نے علم، ثقافت، تہذیب اور سیکلک تحقیق کی نشوونما کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ اس تاریک دور میں دوسرے مسلمان علمائے جغرافیہ کی طرح ادریسی کی جغرافیائی تحقیقات نے یورپ کی درس گاہوں کی نصابی ضروریات کو پورا کیا۔

نزہۃ المشتاق کا لاطینی ترجمہ ۱۵۹۲ میں مطبع مدیتشی (Medici) سے روم میں شائع ہوا (۲۴)۔ اس کے بعد یوحنا الخسروی اور جبریل الصیہونی نے ۱۶۱۹ء میں Geographia Nubiensis کے عنوان سے اس کا ترجمہ کیا جو پیرس سے شائع ہوا (۲۵) اس کتاب کا فرانسیسی ترجمہ، جوہرٹ (Joubert) نے ۱۸۴۵ء میں فرانس سے شائع کیا۔ ان ترجموں سے قبل بھی یورپ میں اس کتاب سے استفادہ کیا جاتا رہا۔ ان ترجموں نے مزید استفادہ کے لئے راہ ہموار کردی۔ اب و ہوا کے علاقائی اختلافات کی بنا پر ادریسی نے جو خطے بنائے تھے انہی کے مطالعے اور دوسرے مسلمان جغرافیہ دانوں کے فراہم کردہ اعداد و شمار کو بنیاد بناتے ہوئے گراز یونیورسٹی (آسٹریا) کے پروفیسر ڈبلیو کوپن (W. Koppen) نے ۱۹۰۱ اور ۱۹۳۱ میں (۲۶) اور

Title: Oblectatio desiderantis in descriptione & civitatum Principum et tractatuum et Provinciarum et insularum et urbium et Plagarum. (۲۴)

(۲۵) مترجمین نے دیدہ و دانستہ طور پر کتاب کو نوید کی طرف منسوب کیا ہے۔ جو انتہائی غاش غلطی ہے۔

G.T. Trewartha, 'Antroduction to climate' Mc Graw Hill Book (۲۶) Company, 1968 PP. 393-399.

یورپسرسس۔ ڈبلیو، تھارن روت نے ۱۹۵۵ء میں (۲۷) دنیا کو آب و ہوا کے خطوں میں تقسیم کیا۔ مزید یہ کہ ادریسی اور دیگر مسلمان علمائے جغرافیہ نے افریقہ کے شمالی علاقوں کی صحرائی اور گرم خشک آب و ہوا پر جو تحقیق کی اس نے متعدد جدید جغرافیائی نظریات (جن کا ہالی چارلس کارلنل (۱۷۹۷ء تا ۱۸۷۵ء) اور اینڈریو واسے (۱۸۱۳ء تا ۱۸۹۱ء) وغیرہ کو قرار دیا جا رہا ہے) کی بنیاد فراہم کی (۲۸)۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ جغرافیہ اور متعلقہ سائنسی علوم (ارضیات، نباتات حیوانات اور علم آبادی وغیرہ) کی نظریاتی و فکری نشوونما بنیادی طور پر قرون وسطیٰ کے مسلمان علماء اور ریسرچ اسکالرز کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ اس حقیقت کو جھٹلانا اس قدر آسان کام نہیں ہے جتنا کہ بعض متمسب یورپی مصنفین نے سمجھا ہے۔ (۲۹) یہی وجہ ہے کہ یورپی مصنفین ہی کا ایک گروہ، ادریسی اور اسکے تحقیقی کام کی ستائش میں رطب اللسان ہے۔ اور اس حقیقت کا معترف کہ مسلمان علمائے جغرافیہ کی تحقیقات نے یورپ میں گہرے اثرات مرتب کئے تھے۔ اس ضمن میں ڈی، ایم، ڈنلاپ (۳۰) کمبل (۳۱) اور سر تھامس آرنلڈ (۳۲) کے نام بطور خاص قابل ذکر ہیں۔

ادریسی کی تحقیقات کی اہمیت و افادیت کے مد نظر متعدد یورپی جغرافیہ

Ibid. (۲۷)

W.D. Thornbury, Principles of Geomorphology, Toppen Company Ltd. (Tokyo) 1969, Page 4, 8, 9.

(۲۹) ڈاکٹر نفیس احمد صدیقی (ڈھاکہ یونیورسٹی) نے اپنی کتاب میں اس سے تفصیل سے بحث کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ قرون وسطیٰ میں جغرافیائی تحقیق اور نظریات کی نشوونما میں مسلمانوں نے کیا خدمات انجام دیں۔ (صفحات ۱۳۳ تا ۱۵۷ - ترمیم شدہ ایڈیشن)۔

D.M. Dunlop, Arabic Science in the West. (PHS) Karachi, 1958. (۳۰)

Kimble, Geography in the Middle ages, 1939. (۳۱)

(۳۲) تھامس آرنلڈ، سرٹ اسلام (ترجمہ عبدالعزیز جالک) ۱۹۶۶ء تا ۱۹۶۷ء

دانوں نے ان پر مزید کام کیا ہے۔ مثلاً کولرڈ سار نے ادریسی کے نقشوں کو جدید تکنیک کے مطابق تیار کیا اور اہل علم کے سامنے *Mappa Arabica* میں پیش کیا۔ اسی طرح جزائر برطانیہ کے نقشوں کو جی ایم ڈنلاپ نے ۱۹۴۷ء میں دوبارہ تیار کر کے پیش کیا (۳۳)۔ بر اعظم یورپ سے متعلق کتاب کے حصوں کو جی، سارٹن (۳۴) اور جی۔ بروکلمین (۳۵) نے بالترتیب انگریزی اور جرمنی میں منتقل کیا۔ مختصر یہ کہ ادریسی کے تحقیقی کام اور اس پر ہونے والی مزید تحقیق ہی کی بدولت مغرب کے علمائے جغرافیہ اس عظیم ریسرچ اسکالر سے بخوبی واقف ہیں۔ اور بعض محققین نے بجا طور پر اسے قرون وسطیٰ کا عظیم ترین جغرافیہ دان تسلیم کیا ہے۔ (۳۶)

گزشتہ صفحات میں علم جغرافیہ میں ادریسی کی ساید، ناز اور شہرہ آفاق کتاب کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ایک اور کتاب *Rosul al-ans* و *Lzhet al-nfs* کے نام سے ۱۱۵۴ء اور ۱۱۶۶ء کے درمیانی عرصہ میں لکھی۔ ۱۴ویں صدی میں ابوالفداء (۱۲۷۳ء تا ۱۳۴۸ء) نے اس کتاب کے بعض حصوں کو کتاب المسالک و المعالک کے عنوان سے محفوظ کیا (۳۷)۔ ادریسی نے ان دو کتابوں کے علاوہ جست یا چاندی کا ایک گلوب اور ایک ہلانی میٹر (*plani meter*) بھی تیار کیا۔ (۳۸) اور علم نباتات اور علم الادویہ

D.M. Dunlop, 'Scotland according to Idrisi, SHR (Scottish Historical Review) vol. XXVI, 1947.

G. Sarton, Introduction to the History of Science, 1927-48, vol. II (۳۴)

C. Brockelmann. Geschichte der Arabischen Literature, 2 vols. (۳۵) (Weimar), 1898-1902.

Siddique, Nafis Ahmed, 'Muslim contribution to Geography, 1965 (۳۶) (Lahore) P. 46

(۳۷) حاشم، صلاح الدین عثمان (مترجم) تاریخ الأدب الجغرافی العربی، لجنة التألیف و الترجمة والشرف، (القاهرة) ۱۹۶۴ء، ج ۱، ص ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲

۳۰۴

(Materia Medica) میں بھی چند کتابیں تالیف کیں۔

حیوت ہوتی ہے کہ اس عظیم مسلمان جغرافیہ دان کے مکمل کام کا آج تکہیں وجود نہیں ہے۔ لڑتھ المشقاق کا مکمل نسخہ اب غائب ہے۔ گلوبہ اور ہلالی ستر بھی اب ضائع ہو چکا ہے۔ علم طبقات اور علم الادویہ میں ادویسی کی خدمات بھی تقریباً ضائع ہو چکی ہیں۔ کچھ نامکمل نسخے بریس کے (Bibliothèque Nationale) اور آکسفورڈ کے کتب خانہ بوڈلیان (Bodleian library) میں موجود ہیں۔ ۱۹۰۶ء میں اسٹینون میں چیکاگو علی پاشا کی مسجد سے ادویسی کا ایک اور قلمی سودہ ملا تھا جس کے بعض صفحات پر لڑتھ المشقاق سے بھی زیادہ مواد موجود ہے۔ اتنے عظیم الشان کام کا یوں ضائع ہو جانا کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے۔ تاریخی شہادتوں اور قوی دلائل کی بنیاد پر کہا جاسکتا ہے کہ اس کا تعلق اہل یورپ کی علم دشمنی سے ہے جس کی تاریخ لکھنے کے لئے ایک محقق سورخ کے قلم کی ضرورت ہے۔ اہل یورپ کی تاریخ گواہ ہے کہ جب مسلمان سیاسی اقتدار سے محروم ہونے لگے تو یورپی درندوں نے لائبریریوں اور درس گاہوں کو نذر آتش کر دیا۔ علماء کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور علم کو انسانی ترقی کی راہ کی ایک زبردست رکاوٹ قرار دیا۔ یہ وہ حقائق ہیں جن کا اقرار آج خود یورپی محققین کر رہے ہیں (۳۹)۔ ان دشمنانِ علم و دانش نے ادویسی کی تعلیمات سے استفادہ کرنے کے بعد انہیں ضائع کر ڈالا۔ آج انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کا مقالہ نگار بڑی "معصوبیت" کے ساتھ لکھتا ہے کہ ادویسی کی کتاب لڑتھ المشقاق ضائع ہو چکی ہے۔ اس نے اس کتاب کا جو خلاصہ تیار کیا تھا وہ بھی ضائع ہو چکا ہے۔ نسبت (یا پانڈی) کا گلوبہ اور (planimeter) بھی ضائع ہو چکا ہے۔

(۳۹) رابرٹ برٹانیکا، تشکیل انسانیت (ترجمہ عبدالحمید سالک) ۱۹۶۴ء (لاہور) ص ۲۵۱ تا ۲۶۰۔

۱۵۰ تا ۱۵۸ء (ترجمہ ظفر علی خان) ص ۱۵۰ تا ۱۵۸ء۔

۱۵۸ تا ۱۶۰ء (ترجمہ ظفر علی خان) ص ۱۵۸ تا ۱۶۰ء۔

۱۶۰ تا ۱۶۲ء (ترجمہ ظفر علی خان) ص ۱۶۰ تا ۱۶۲ء۔

اور علم نباتات اور علم الادویہ میں بھی اداریسی کی تحقیقات ضائع ہو چکی ہیں وغیرہ وغیرہ (۴۰) یہ مقالہ نگار "ضائع ہو جانے" اور "سراغ نہ ملنے" کے وجوہات پر روشنی نہیں ڈالتا۔ لیکن حقائق کو چھپایا نہیں جاسکتا۔ علامہ بطرس بستانی اپنے دائرۃ المعارف (۴۱) میں واشکاف الفاظ میں لکھتے ہیں کہ اداریسی کی کتاب نزهت للمشتق، اسکریال (اسکریل) میں جلادی گئی تھی۔ کتابوں کو آگ لگانے کا یہ واقعہ جامعہ قرطبہ کی عظیم لائبریری سے متعلق ہے۔ اس قسم کے بیسیوں واقعات کی صورت میں ۶۰ لاکھ سے زائد کتابوں کو جلا کر رکھ دینے کی یورپی وحشت و بربریت کا باقاعدہ ریکارڈ موجود ہے۔ یہی مقالہ نگار اداریسی کی تحقیقات میں ریاضیاتی اور بیانیہ نوعیت کی غلطیوں کی نشاندہی بھی کرتا ہے (۴۲)۔

ان معترضین کو معلوم نہیں ہے کہ قرون وسطیٰ کے مسلمان جغرافیہ دانوں نے خود ریاضیاتی جغرافیہ کی بنیاد رکھی تھی۔ اور اس کی تمام تر فکری اور نظریاتی ترقی و نشوونما کے ذمہ دار مسلمانوں جغرافیہ دان ہی تھے (۴۳) انہی جغرافیہ دانوں نے زمین کی شکل، ہیئت، حجم، حرکات اور مختلف سمتوں کا صحیح تعین کیا تھا۔ انہی تحقیقات نے آج کے جدید ریاضیاتی جغرافیہ کی بنیاد کا کام دیا۔ لہذا یہ کیونکر تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ ریاضیاتی جغرافیہ کے اساسی فکر کے خالق، انہی کتابوں میں غلطیوں کی بھرپور آکڑ رہے تھے۔

Encyclopaedia Britanica, vol. II, Page 1067-68 (USA) 1970. (۴۰)

بستانی، بطرس المعلم، دائرۃ المعارف (بیروت) ۱۸۷۶ء ج ۲، ۶۷۰ - ۶۷۱

Encyclopaedia Britanica, vol. II, Page 1067-69 (USA) 1970. (۴۱)

Siddiqui, Nafis-Ahmed, 'Muslim contribution to Geography, Lahore (۴۲) 1965, pp-87-118